زکوۃ کی نیت سے قرض معاف کرنا

مجیب: مولانا محمد ابوبکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-553

تاریخ اجراء: 13 رجب المرجب 1443ھ / 15 فروری 2022

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

مفتی صاحب کی بارگاہ میں عرض ہے کہ اگر کسی کے پاس ہمارا قرض ہو اور ہم اس کو قرض معاف کر دیں تو کیا زکوۃ ادا ہو جائے گی یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں قرض معاف کرنے سے قرض کی معافی تو درست ہو جائے گی مگر اس سے آپ کے دیگر اموال کی زکوۃ ادا نہیں ہو گی کیونکہ دین کی معافی، اسقاط (اپنا حق ساقط کرنا) ہے جبکہ زکوۃ کی ادائیگی میں تملیک فقیر (فقیر کو مالک بنانا) شرط ہے۔ البتہ آپ مقروض کو زکوۃ دینا چاہتے ہیں اور وہ مستحق زکوۃ بھی ہے تو درست طریقہ یہ ہے کہ اپنے پاس سے زکوۃ ادا کرنے کی نیت سے اسے رقم دے دیں پھر اپنے قرض میں اس سے واپس لے لیں۔ یوں زکوۃ بھی ادا ہو جائے گی اور مقروض قرض سے بھی بری ہو جائے گا۔

ہاں فقیر پر قرض تھا اور وہ معاف کر دیا تو جتنا معاف کیا اس کی زکوۃ ساقط ہو جائے گی۔ اور مالدار پر قرض تھا اور وہ معاف کیا تو اس کی زکوۃ ساقط نہیں ہو گی۔

بہار شریعت میں ہے "فقیر پر اُس کا قرض تھا اور کل معاف کر دیا تو زکاۃ ساقط ہو گئی اور جُز معاف کیا تو اس جز کی ساقط ہو گئی اور اگر اس صورت میں یہ نیّت کی کہ پورا زکاۃ میں ہو جائے تو نہ ہو گی اور اگر مالدار پر قرض تھا اور کل معاف کر دیا تو زکاۃ ساقط نہ ہوئی بلکہ اُس کے ذمّہ ہے۔۔۔ فقیر پر قرض ہے اس قرض کو اپنے مال کی زکاۃ میں دینا چاہتا ہے یعنی یہ چاہتا ہے کہ معاف کر دے اور وہ میرے مال کی زکاۃ ہو جائے یہ نہیں ہو سکتا، البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اُسے زکاۃ کا مال دے اور اپنے آتے ہوئے میں لے لے، اگر وہ دینے سے انکار کرے تو ہاتھ پکڑ کر چھین سکتا ہے اور یوں بھی نہ

ملے تو قاضی کے پاس مقدمہ پیش کرے کہ اُس کے پاس ہے اور میرا نہیں دیتا۔" (بہارشریعت، ج01، حصہ05، ص890، 889، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net